EF 14

(2)

میثم قادری

ردِّ تھانوی

از

شہزادہ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتیٔ اعظم
حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی
۲۶- کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

سلسلۂ اشاعت

نام کتاب: رَدِّ تھانوی
(مولوی اشرفعلی تھانوی کا رد)

مصنف: مفتی اعظم حضرت علامہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری، بریلوی

تصحیح: مولانا مفتی سید شاہد علی حسنی رضوی، رامپوری

تحریک: مولانا الحاج محمد سعید نوری

صفحات: ١٦

سنہ اشاعت: صفر المظفر ١٤٢٥ھ/ مارچ ٢٠٠٤ء

کمپوزنگ: مولوی محمد انور رضا بریلوی، عتیق احمد حشمتی پیلی بھیتی

ناشر: رضا اکیڈمی ٢٦/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ٣

باھتمام: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

-:ملنے کے پتے:-

شاہ برکت اللہ اکیڈمی

رضا نگر، سوداگران، بریلی شریف فون نمبر 0581-2552278-2550087

نوری کتب خانہ۔ لال مسجد، رامپور شریف ٢٤٤٩٠١ یوپی انڈیا۔

کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ٦

سلسلۂ اشاعت ۳۵۴

بموقع صدسالہ عرسِ مبارک

حضور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

ردِّ تھانوی

-: از :-

تاجدار اہل سنت امام الفقہاء مفتی اعظم شہزادۂ اعلیحضرت

حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری قدس سرہٗ

ناشر

رضا اکیڈمی

۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

حرف چند

زیر نظر کتاب ''رد تھانوی'' میں تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم علامہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہابیہ اور دیابنہ کی کتابوں سے کفری اقوال اور تحریری ثبوت نقل کر کے مضبوط اور ٹھوس دلائل کے ساتھ انکی گرفتیں کی ہیں۔ یہ بدعقیدہ علماء حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کو اپنا مذہبی رہنما اور پیرو مرشد مانتے ہیں مگر انکے اقوال پر عمل پیرانہ ہو کر گمراہ اور بددین مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہم پر عمل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی مکرم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں گستاخیاں کی ہیں، جس کی بنیاد پر جمہور علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور علمائے حرمین شریفین نے کفر کے فتاوے جاری کئے۔

حضور مفتی اعظم نے ''رد تھانوی'' کے عنوان سے ماہ نامہ یادگار رضا بریلی اور ماہ نامہ الرضا بریلی میں قسط وار مضامین تحریر فرمائے تھے، انہیں رسائل سے ایک قسط قارئین کے سامنے پیش کی جارہی ہے، جن حضرات کے پاس اس کی باقی قسطیں موجود ہوں تو وہ برائے کرم رضا اکیڈمی کو عنایت کردیں تاکہ اسکی بھی اشاعت کی جاسکے۔

(محمد شہاب الدین رضوی)

ردِّ تھانوی

گنگوہی فتوے کا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وقاسم نانوتوی صاحب اور خود اپنے پیر جناب حاجی امداد اللہ صاحب کو کافر ومشرک ٹھہرانا

فتاوئے گنگوہی حصہ ۳ ۔ ص ۱۵ میں سوال ''پڑھنا ان اشعار کا جن میں استعانت لغیر اللہ ہو کیسا ہے؟ مثلا یہ شعر۔

یا رسول الله انظر حالنا
یا نبی اللـه اسمع قالنا
انـنی فی بحـر هـم مغرق
خـذ یدی سهل لنا اشکالنا

شاید اشعار مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ومولانا محمد قاسم کے بھی متضمن اشعار استمد ادیہ ہیں ۔ پس یہ اشعار جائز ہیں یا شرک ۔ اوران کے مصنفوں کے حق میں کیا کہا جائے ان اشعار کا پڑھنا اس ملک میں بہت رائج ہے ان کے بحث کرنے کو منکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں مساجد اور خانقاہوں میں روبرو علماء ومشائخ کے پڑھے جاتے ہیں کوئی عالم یا شیخ کہ بعض حضرات ان میں خوش عقیدہ ودیندار بھی ہوتے ہیں

کچھ غرض نہیں کرتا'' اھ (ملخص) ۔

سوال کے مضامین یادرکھئے (۱) استعانت لغیر اللہ ۔ غیر خدا سے مدد مانگنا (۲) ان اشعار میں یہ کہ یارسول اللہ ہمارے دل پر نظر فرمائیں ۔ یا نبی اللہ حضور ہماری عرض سنیں ہماری دستگیری فرمائیں ہماری مشکلیں آسان فرمائیں (۳) ان اشعار کا عام مجلس ومجامع میں پڑھنے کا رواج کثیر ہونا کسی عالم کا انکار نہ کرنا (۴) عام مسلمین کا ان کو عین دین سمجھنا بحث کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ کا منکر جاننا۔

اب گنگوہی جواب سنئے!

'' ندا غیر اللہ کو کرنا دوسرے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ ان کو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ۔ اشعار بزرگان فی حد ذاتہ نہ شرک نہ معصیت ۔ ہاں بوجہ موہم ہونے کا مجامع میں کہنا مکروہ ہے کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ ایہام بھی ہے لہذا نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع نہ مولف پر طعن ہوسکتا ہے اور کراہت موہم ہونے کی بوجہ غلبہ محبت منجبر ہوجاتی ہے مگر ایسی طرح پڑھنا کہ اندیشہ عوام کو بندہ پسند نہیں کرتا گھو اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا'' اھ

مختصراً جواب کے احکام یادرکھئے!

حکم اول ان اشعار میں خود نہ شرک نہ گناہ نہ ان کے مصنفوں پر کچھ طعن

حکم دوم ان کا پڑھنا منع نہیں

حکم سوم موہم ضرور ہیں اس سبب سے مجمع میں کراہت ہے مگر غلبہ محبت سے اس کی تلافی ہوجاتی ہے۔

حکم چہارم ان سے عوام کا ضرر ہے اس لئے مجمع میں پڑھنا مجھے پسند نہیں۔ مگر اس کو بھی معصیت نہیں کہہ سکتا۔

دیکھئے یہاں جو اپنوں کے نام اپنوں کے کام تھے کیا ہتھیار ڈالے ہیں۔(۱) خود غیر خدا سے کہنا کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو۔ شرک و کفر در کنار خود مکروہ تنزیہی بھی نہیں۔(۳) صرف مجمع میں بخیال عوام کراہت ہے۔ اسے بھی غلبہ محبت کی کوابی نے دبادیا(۴) اگرچہ رواج کی وہ کثرت اور بزعم وہابیہ فساد عقیدۂ عوام کی وہ حالت جو سائل نے لکھی کہ بحث کرنے والے کو کافر جانتے ہیں پھر بھی مجمع عوام میں پڑھنا معصیت تک نہیں ہوسکتا۔ اب اصل دلی فتاوے دیکھئے۔

تناقض ۱ حصہ ۱۔ ص ۱۳۱۔ مشابہ بشرک ہے کہ غیر اللہ تعالی سے طلب حاجات ہے معصیت سے خالی نہ ہوگا۔

تناقض ۲ ایضا بعد ۴ سطر ''موہم الفاظ کا پڑھنا معصیت ہے۔

تناقض ۳ ۱۳۲ اگر عالم الغیب و متصرف مستقل جانکر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو بھی ناجائز ہے۔

تناقض ۴ ایضا بعد ایک سطر'' جو لفظ موہم معنی شرک ہو اس کا بولنا بھی ناروا ہے لقولہ تعالی لا تقولوا راعنا صحابہ کی نیت مین معنی قبیح نہ تے مگر بسبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے ممنوع ہو گئے۔ پھر عوام اس سے شرک و گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

تناقض ۵۔ ۱۱۵'' ندائے غیر بدون عقیدہ شریک گناہ ہے'' اس فتوے میں براہ کمال چالاکی وہ الفاظ کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو، اڑا کر صرف سائے غیر

رکھی اور سے بےعقیدہ شرکیہ خالص مباح بنایا اور دل میں یہ کہ یوں بھی گناہ ہے۔

تناقض ۶۔ ۸۵ موہم شرک ہیں منع نہیں

تناقض ۷ حصہ ۳ ص ۹ درست نہیں کہ ظاہراس کا موہم شرک کا ہے۔

تناقض ۸۔ ۳۔ ۲۴ ممنوع ست سم قاتل بعوام سپر حسن ست کہ صد بار دم ابضاد عقیدہ شرکہ مبتلا شوند وموجب ہلاکت ایشاں گردد یہ مسلمانوں کوزہر قاتل دنیاوہاں کیسے ٹھنڈے جی سے حلال کیا ہے۔

تناقض ۹ پھر بھی یہاں تک تو یہی الفاظ تھے کہ معصیت سے خالی نہیں معصیت ناجائز اور گناہ منع ہے درست نہیں کہ مکروہ تحریمی تک صادق آسکتے تھے۔ آگے چل کر خاص حرام ہو گیا حصہ ۱۱۱ چونکہ بظاہر موہم شرک ہیں اس لئے پڑھنے والے ان کے مجلس عوام میں گنہگار ہوتے ہیں لہذا پڑھنا ان کا حرام ہے۔

تناقض ۱۰ ۳۔ ۷ او جہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور اپنے اوپر تہمت شرک رکھنا ہے

طرفہ یہ کہ یہ اسی پہلے استفتاء کا دوبارہ جواب ہے یہاں جو جناب شاہ صاحب وقاسم کے باعث پتھر کے تلے دبا تھا دامن آپ بادل ناخواستہ زبان چبا چبا کر ان کہی بولے سائل نہ سمجھا یا اس نے براہ شرارت آپ کو چھیڑنے اور کچھ بلوا قباوا چھوڑنے کیلئے مکرر پوچھا تھا کہ مجھ کو بسراحت معلوم نہ ہوا کہ آپ نے کای اراشاد کیا اس کا ص ۱۸ اپر یہ جواب دیا کہ فساد عقیدہ عوام کا احتمال بھی ہوتو مجمع میں پڑھنا فسق اور اوپر ایک ہی صفحہ اسی سوال کے جواب میں احتمال درکنار وہ کچھ فساد موجود دیکھ کر بھی یہ تھا کہ میں معصیت نہیں کہہ سکتا یعنی گناہ تو نہیں فسق ضرور ہے۔ حافظ نباشد۔

تناقض ۱۱۔ اب حرام سے بھی اونچے چلکر بدعت وضلال واضلال لیتے ہیں حصہ ۱۔ ص ۱۸۱ اگر چہ بتاویل صحیح شرک نہیں مگر منجر بشرک اور باعث فساد عقیدۂ عوام ہے تو یہ امر بھی بدعت واضلال وگناہ سے خالی نہیں۔

تناقض ۱۲۔ وہ تو خالی نہیں سے ہی چلتے ہیں آگے چلکر کھلتے ہیں اول گناہ میں بھی اتنا ہی کہا تھا کہ معصیت سے خالی نہ ہوگا رفتہ رفتہ حرام ہوگیا یہاں بھی دیکھئے دورہ تاج شریف میں جو حضور اقدس ﷺ کو دافع البلاء کہا اس پر یہ غیظ ہے حصہ ۳۔ ص ۳۴ و درساختن بدعت وضلالت ست، سبحان اللہ یہ کہنا کہ یا رسول اللہ حضور ہماری مشکلیں آسان فرمائیں، مباح خالص اور یہ کہنا کہ حضور دافع البلاء ہیں بددینی وگمراہی۔

تناقض ۱۳۔ اب بدعت سے بھی چڑھکر خاص اندر کے دل کی کھلتی ہے شرک وکفر کی دھلتی ہے۔ حصہ ۹۳ ساحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کردو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ دور۔

تناقض ۱۴۔ ج۔ ۱۔ ص ۱۳۰ اس طور دعا کرنا کہ اے صاحب قبر میرا کام کردے یہ حرام اور شرک بالاتفاق ہے۔

تناقض ۱۵۔ ج۔ ۱۔ ص۔ ۱۹۔ وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کردو سہل لنا اشکالنا میں یہی تو تھا مگر وہاں اپنوں کے نام سوال میں شامل تھے وہ کفر حلال ومباح ہوگیا۔

تناقض ۱۶۔ ج ۳۔ ص۔ ۳۴ پر ''شاعر جو نعت اقدس میں لفظ صنم یا بت یا آشوب ترک یا فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا سوال تھا یہ لوگ نہ وہابی ہوتے ہیں نہ ان کے انپر لہذا

یہاں گنگوہی جولانیاں دیکھئے، اول کو دکہا کہ یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا معنی حقیقۃ ظاہر مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے۔ مگر ایہام گستاخی سے خالی نہیں اور آ کر حکم یہ جڑا کہ پس ان کا کہنا کفر۔ ملاحظہ ہو وہی ایہام وہاں تھا وہی یہاں۔ وہاں تو مباح خالص تھا جیسے کہ عوام کی مجلسوں میں بھی اس کے پڑھنے کو معصیت کہنا بھی ناممکن تھا۔ بلکہ غلبہ محبت نے کراہت تک کھودی تھی یہ یوں کہ اپنوں کا قدم درمیان میں تھا۔ یہاں وہی ایہام کالفظ نہ پیش عوام بلکہ سرے سے کہنا ہی کفر ہو گیا غلبہ محبت نے بھی کام نہ دیا یوں کہ لغت گویوں کا معاملہ غرض کفر وشرک وحرام سب اپنے گھر کے ہیں اسی بات پر اپنوں کو معصیت سے بھی بچالیا اسی سے اوروں کیلئے معسیت چھوڑ کفر پھنٹا دیا مگر قرآن عظیم سے سنا اکفار کم خیر من اولائکم ام لکم براءۃ فی الزبر کیا تمہارے کافر کچھ ان سے بھلے ہیں کہ ان پر جو حکم ہوان پر نہ ہو۔ یہ تمہارے لئے کتابوں میں آزادی لکھی ہے کہ تمہاروں کو کفر بھی حلال۔

آپ نے دیکھا تناقض الیہ ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی غلطی سے نہیں بلکہ کمال بد دیانتی سے کہ اپنوں کی خاطر یقولون افواھھم و الیس فی قلوبھم (۱۷) دیوبندیہ نے امام اہل سنت پر جو جیتا طوفان جورات کہ اسماعیل کی نیت کا حال معلوم ہونے کا دعوی فرمایا۔ گنگوہی صاحب کی دیکھئے صاف بتارہے ہیں کہ لغت گویوں کی نیت ہمیں معلوم ہے معنی حقیقی کہ کفر ہیں ان کی مراد نہیں مجازی مقصود ہیں پھر بھی حکم یہی ہے کہ کافر ہیں۔

(۱۸) تناقض وغیرہ تو بالائے طاق رہے گنگوہی فتوؤں پر حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب و جناب حاجی امداد اللہ صاحب اور گیہوں کے ساتھ گھن قاسم نانوتوی ساحب کے کفروں کی خبر لیجئے۔ حضرت شاہ صاحب اپنے قصیدہ اطیب النعم کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت ﷺ اے بہترین عطا کنندہ واے بہترین کسیکہ امید و داشتہ بشود برائے ازالہ مصیبتے تو پناہ دہندہ منی از ہجوم مصیبت وقتے کہ خلاند در دل و بدترین چنگال۔

اسی میں ہے:

ذکر بعض حوادث زمانے کو دراں حوادث لابدست از استمداد بروح آنحضرت ﷺ۔

یہی شاہ صاحب اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح و ترجمہ میں فرماتے ہیں:

فصل ششم در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات والتسلیمات ندا کند زاد و خوار شدہ بشکستگی دل و بہ پناہ گرفتن کہ اے رسول خدا عطائے ترا میخواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔ بسوئے تست رو آوردن من بہ تست ہناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من۔

یہ وہی دافع البلاء ہے جس کے سبب درود تاج پر وہ حکم چلا ہے۔

اسی میں ہے:

نیست ہیچ تشنہ کہ سوزش سینہ دارد دل وے مگر رجوع بکند از عطائے آنحضرت ﷺ بسیرابی۔

جناب حاجی امداداللہ صاحب:

کرو روئے منور سے میری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤں یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں
پس اب چاہوں ہنساؤں یا رلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں نا خدا ہوکر
مری کشتی کنارے پر لگاؤں یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہے دباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

نانوتوی صاحب:

اگر جواب دیا بے کسوں کو تونے بھی
تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام

کرے گا یا نبی اللہ کیا مری یہ پکار

نانوتوی صاحب اپنا سلام برائے نام آخر تحذیر میں بھی کہ چلے ہیں کہ اس گنہگار کو جس کا اسلام برائے نام ہے دست گیری فرما کر ورطہ ہلاکت سے نجات دیں ۔یعنی قد یصدق یہ حضرات کہ حضور سے مانگ رہے ہیں حضور سے عرض کر رہے ہیں کہ یوں کر دیجئے۔ حضور کو عطا کنندہ و پناہ دہندہ وغیرہ وغیرہ کہہ رہے ہیں ، گنگوہ فتووں پر ضرور کافر و مشرک بالاتفاق ہوئے۔

(١٩) پھر گنگوہی صاحب کہاں بچکر جاتے ہیں۔ یہ جناب حاجی صاحب کے مرید اور حضرت شاہ صاحب کے غلام فتاوی گنگوہی حصہ دوم ١١٢

بندہ خاندان حضرت شاہ ولی اللہ صاحب میں بیعت ہے اور اسی خاندان کا شاگرد ہے معاذ اللہ کافروں مشرکوں کو پیر بنانے والا کب مسلمان رہ سکتا ہے۔

(٢٠) تذییل اجل:

آپ نے کہا تھا ہم بھی سنتے آئے تھے کہ سرور عالم ﷺ کے بعد نبی کا امکان ذاتی بھی موجب تکفیر ہے۔

اس کا بطلان تو آپ واضح ہو گیا ہاں آپ دیوبندیہ وہ امکان ذاتی بھی مانتے ہیں جس کا ماننا قطعا کفر ہے اسے بھی سن لیجئے کہ آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں جس دلیل سے بھی اپنا اور دیوبندیوں کا کفر آپ پر واضح ہو جائے آپ ضرور قبول

فرمائیں گے۔

تمام دیوبندی بلکہ سارے وہابی لاکھوں کروروں خداؤں کو پوجتے ہیں اوران کا خدا جوف دار کھکل ہے

امام الطائفہ اسماعیل دہلوی نے معاذ اللہ باری عزوجل کا جھوٹا ہونا ممکن بنانے کیلئے دوملعون دلیلیں گڑھیں جن کا نہایت قاہر ردسبحان السبوح شریف میں ہے ان میں ایک یہ کہ آدمی تو جھوٹ پر قادر ہے خدا قادر نہ ہوتو آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے۔

مولانا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے اس پر نقض کیا کہ یوں تمہارے خدا کا چوری کرنا شراب پینا بھی ممکن ہوجائے کہ آدمی چوراور شرابی ہوتے ہیں، خدانہ ہوسکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے۔

اس پر دیوبند کے بڑے معتمد مولوی محمود حسن دیوبندی صاحب نے ضمیمہ اخبار''نظام الملک'' ۲۵ راگست ۱۸۸۹ء میں صاف چھاپ دیا کہ

> چوری شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی ۔ معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ جومقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔

یہ تو آنکھیں بند کر کے کہہ بھی بھاگے اور آپ تھانوی صاحب ظاہر وغیرہ جس دیوبندی یا کسی قسم کے وہابی سے پوچھئے یہی کہے گا ورنہ ان پر امام الطائفہ کی دلیل

کیسے بنائے گا کیا اسے گمراہ بد دین ٹھہرائے گا کہ اس نے یہ کہہ کر اپنے معبود کو تمام ذلتوں خواریوں فاحشہ عیبوں گھنونی باتوں کا قائل بنا دیا ہے۔ اب ان کے خدا کا جود دار کھکل ہونا تو امکان شراب اپنے جوف میں داخل کرے ان کا خدا اگر کھکل نہ ہوگا اس پر قادر نہ ہوگا تو قدرت انسان سے گھٹ رہے گا رہے کروروں خدا، وہ یوں سمجھئے۔

فرمایئے! چوری کیا ہے؟ پرائی ملک بے ان کی اجازت کے اس سے چھپا کر لے لینا، کیا اپنی ملک کسی کے پاس سے لے لینے کو پکے پاگل کے سوا کوئی چوری کہہ سکتا ہے؟ اور ہو بھی تو یہ صورتا چوری ہوگی نہ حقیقتا اور آدمی حقیقی چوری پر قادر ہے جس کا نفس وجود بے ملک غیر عقلا ناممکن و نامتصور ومحال بالذات بجمیع الاضافات تو چند باتیں قطعا ثابت ہوئیں۔

(۱) بعض اشیاء خدا کی ملک سے خارج اور دوسرے کی ملک ہوں جب تو چوری کر سکے گا۔

(۲) وہ دوسرا مستقل خدا ہو کہ اگر تقریر تحذیر الناس کے طور کا خدا بالعرض ہوا تو مالک بھی بالعرض ہوگا اور اس چیز کا بھی مالک بالذات۔ پھر اللہ واحد قہار رہے گا اور چوری ناممکن ہوگی۔

(۳) جب وہ دوسرا مستقل خدا ہے تو ازلی ابدی ہوگا یہ نہیں کہ امکان سرقہ کیلئے اس کا امکان کفایت کرے اور بالفعل موجود نہ ہو کہ خدا کا وجود واجب ہونا لازم نہ کہ محض ممکن۔

(۴) انسان لاکھوں کروروں اشخاص کی چوری کر سکتا ہے۔ خدا اگر ایک ہی کی

چوری کر سکے زیادہ پر قادر نہ ہوتو انسانی قدرت سے پھر گھٹ رہے۔ لہذا واجب کہ لاکھوں کروروں ازلی ابدی خدا موجود و واجب الوجود ہوں تو قطعا ثابت ہوا کہ دیوبندیہ وہابیہ کروروں خداؤں کے پجاری ہیں۔

ہے تھانوی وغیرہ کسی دیوبندی یا وہابی میں دم کہ اس کا جواب لا سکے یا اپنے کروروں خدا میں سے ایک بھی گھٹا سکے؟

کذالك العذاب و لعذاب الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون

الحمد للہ! اولا وسآخرا جناب تھانوی صاحب یہ اسی جبال ہیں تیس بحث اول دس دوم بیس بیس سوم وتذییل میں اگر حسب عادت رسالہ واپس دیا یا سکت یسکت سکوتا کی گردان بھائی فبھا حق بحمد اللہ تعالی ظاہر ہوگیا۔ ورنہ بخوشی اجازت ہے کہ تمام اصاغرو اکابر وروس واذناب ملک کر جھولیں۔ اور ہم یہ بھی قید نہیں لگاتے کہ آپ خود کاتب بنیں یا ساری پارٹی کہ یقیناً سر جوڑ کر بیٹھے گی دستخط کرے نہیں۔ کتاب جس نام سے چاہے ہومگر آپ کی تصدیق ہو تصدیق بھی نہ سہی اتنا ہی لکھ دیں کہ ہم نے دیکھا امور ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) آپ جواب جب چاہیں دیں۔ اتنا بفور ایک کارڈ لکھ بھیجیں کہ جواب مہینے دو مہینے سال دو سال اتنے دنوں میں آئے گا۔ یا یہی کہ جواب نہ دیا جائے گا کہ انتظار نہ ہو۔ یہ کارڈ تیسرے چوتھے دن آسکتا ہے ان دو حرفوں کے لکھنے میں کیا گھنٹا لگتا ہے۔ مگر مجھے تو آپ کی خاطر منظور آپ پر نرمی مقصود۔ لہذا اس خیال سے کہ اتنی

بات لکھنے کیلئے ساتویں بلکہ دسویں دن تک انتظار کروں گا اگر یہ دوحرفی کارڈ نہ آیا تو اس کے معنی یہی سمجھے جائیں گے کہ حسب عادت عار وسکون اختیار فرمائی۔

(۲) یہ جواب خط دوم کی طرح افتراءات وانکار حسیات کی مشکل مکابرات پر مشتمل نہ ہو ورنہ ہمیں وقت ضائع کرنا نہیں وہ افتراءات ومکابرات چھانٹ کر آپ کو بھیج دینا ہی کافی جواب ہوگا۔

(۳) اسی نمبروں کا جواب جدا مجد ہو جتنے نمبروں کو حق سمجھے تصریحا ان کی تسلیم لکھ دیجئے۔ ورنہ اگر عاجزوں کے داب قدیم کی طرح بعض باتوں پر کچھ لب کشائی اور باقی کو پشت نمائی تو جن نمبروں کا جواب نہ ملے گا پہلے سے کہے دیتا ہوں وہ آپ کے تسلیم شدہ ٹھہریں گے۔ اوران سے اسی طرح احتجاج کی اجائے گا جیسے آپ صراحۃ تسلیم لکھ دیتے۔

و الله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم و حسبنا الله نعم الوكيل و لا حول و لا قوة الا بالله العى العظيم و صلى الله تعالى و سلم و بارك و على ناصرنا و مولانا محمد و آله و صحبه و ابنه و حزبه اجمعين آمين۔ و الحمد لله رب العالمين۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری برکاتی

۸؍صفر مظفر ۱۳۲۷ھ

فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

﴿۱﴾ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

﴿۲﴾ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

﴿۳﴾ مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

﴿۴﴾ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

﴿۵﴾ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرا وتقریرا و وعظا ومناظرۃ اشاعت دین ومذہب کریں۔

﴿۶﴾ حمایت مذہب ورد بد مذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

﴿۷﴾ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

﴿۸﴾ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

﴿۹﴾ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

﴿۱۰﴾ آپکے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم ودینار سے چلے گا''
اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

Raza Academy

26, Kambekar Street, Mumbai-3

Ph.: 022- 56342156